© rasailojaraid.com

مطبوعات

زرِ گل نتیجۂ فکر: کوثر نیازی صاحب۔ شائع کردہ: مکتبۂ تعمیرِ انسانیت، لاہور، قیمت دو روپے بارہ آنے

کوثر نیازی نوجوان شعرا کے اس زمرے سے تعلق رکھتے ہیں جو زندگی اور انسان کا مطالعہ اسلامی نظریات کی روشنی میں کرتا ہے اور اپنے تخلیقی رجحانات کو تعمیر پسندانہ ذوق کی رودگاہوں میں بہاؤ کا موقع دیتا ہے۔ کوثر صاحب کی شاعری کے نخلِ شاداب سے ابتدائی کونپلیں بھی میرے سامنے پھوٹیں، پھول بھی میرے سامنے کھلے اور ان پھولوں میں سے کوثر صاحب نے زرِ گل بھی میرے سامنے ہی چنا۔ جیل کا دور بیشتر اکٹھے ہی گذارا۔ ایک ہی کوٹھڑی میں پاس پاس کے بستروں پر ہوتے ہوئے کبھی مجھ پر، کبھی ان پر کیفیتِ شعری طاری ہوتی۔" گم بخولیشتن ہونے کا یہ عالم کچھ دیر رہتا، پھر گنگناہٹ سنائی دیتی، پھر تازہ حاصل کا دشت بڑے شوق سے سنا سنایا جاتا۔ اب اس دلی قرابت کے ہوتے ہوئے سمجھ میں نہیں آتا کہ کوثر صاحب پر میں تنقید کروں تو وہ کیسے کامیاب رہے گی اور میں ان کی تعریف کروں تو یہ اپنی ہی تعریف زیب کیسے دے گی۔

تاہم ادائے فرض کے طور پر یہ کہنا کافی ہوگا کہ وہ ان شاعروں میں سے نہیں ہیں جو فن برائے فن کے قائل ہوں یا جو زندگی کے عظیم فرائض سے بھاگ کر لذتیت کے میکدے میں اک گونہ بے خودی حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ کوثر زندگی کا شاعر ہے، حقیقت واقعیت، کا شاعر ہے اور کوثر انسانیت کا شاعر ہے۔ اس کی شاعری کے آئینہ میں عالمِ انسانیت کے مسائل منعکس نظر آتے ہیں۔ وہ بھی ان مسائل کو اسلامی زاویوں سے دکھاتا ہے۔ اس کے شعر میں فکری وجذباتی ہر دو لحاظ سے اسلام کی روح رچی بسی ہے مگر اس کے ہاں وعظ اور فلسفے کا رنگ نہیں، تغزل کا رنگ پایا جاتا ہے۔ مقصدیت کے ساتھ تغزل کے اس رنگ کو مختلف ناسیوں اور مختلف ترکیبوں میں استعمال کرنے کے چند تجربے ہیں جو زرِ گل میں ہمارے سامنے آئے ہیں۔ ان میں سے بعض تجربے اتنے کامیاب ہیں کہ آدمی جھوم جھوم اٹھتا ہے اور جہاں شاعر ناکام رہا ہے وہاں بھی مایوسی نہیں ہوتی۔ ص

ص مکتبۂ تعمیرِ انسانیت نے بڑے اچھے معیار کے ساتھ کوثر صاحب کے اولین مجموعۂ کلام کو شائع کیا ہے۔

© rasailojaraid.com